قرآن دلوں کے لئے شفا ہے

Qur'an Kaay Moti

RAMADAN-2020

Lesson-11

Al-Huda International

AL-HUDA Publications (Pvt) Ltd.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن کے موتی

قرآن دلوں کے لئے شفا ہے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ

اے لوگو ! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے عظیم نصیحت اور اس کے لیے سراسر شفا جو سینوں میں ہے اور ایمان والوں کے لیے سراسر ہدایت اور رحمت آئی ہے۔ (یونس:57)

يَآاَيُّهَا النَّاسُ
اے لوگو

قَدْ	جَآءَتْكُمْ
تحقیق	آ چکی تمہارے پاس

مَّوْعِظَةٌ	مِّنْ رَّبِّكُمْ
ایک نصیحت	تمہارے رب کی طرف سے

وَشِفَآءٌ	لِّمَا	فِي الصُّدُوْرِ
اور شفا	اس کے لیے جو	سینوں میں ہے

وَهُدًى	وَّرَحْمَةٌ	لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (57)
اور ہدایت	اور رحمت	ایمان لانے والوں کے لیے

انسان جسم اور روح کا مجموعہ ہے جسم زمینی اجزا سے بنا ہے اس کی خوراک بھی زمین سے آتی ہے جب کہ روح آسمان سے آئی ہے اور اس کی غذا بھی آسمان سے آئی ہے انسان دنیا میں کتنی بھی مادی لذتیں حاصل کرلے جب تک روح کی نشو نما کا سامان نہ کرے کبھی خوش نہیں رہ سکتا جس طرح جسم بیمار ہوتا ہے اسی طرح روح بھی بیمار ہوتی ہے

قرآنِ مجید دونوں طرح کی بیماریوں کے لئۓ شفا ہے خصوصاً جن کا تعلق دل کے ساتھ ہے

نصیحت اور شفا پوری انسانیت کے لئۓ ہے اور ہدایت اور رحمت اس کے لئۓ ہے جو ایمان لائۓ

موعظۃ وہ وعظ جو دلوں کو نرم کردے

یعنی اے لوگو تمہارے پاس قرآن آچکا ہے جو تمہیں کچھ چیزوں کا حکم دیتا ہے اور تمہیں کچھ چیزوں سے منع کرتا ہے۔

اور تمہارے دلوں کو نرم کرتا ہے اور اس کی وجہ سے تمہارے احوال کی اصلاح ہوتی ہے،

یہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے اتارا ہوا ہے۔[الدرر السنية]

قرآن کی چار صفات اس کی خصوصیات کے بنیادی اصول ہیں

قرآن کی چار صفات

- مَوْعِظَةٌ — نصیحت
- وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ — سینوں کی بیماریوں کے لیے شفا
- وَهُدًى — ہدایت
- وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ — مومنوں کے لیے رحمت

1- مَوْعِظَةٌ

موعظة ایسی نصیحت کو کہتے ہیں جو انسان کی توجہ دنیا کی مشغولیت سے ہٹا کر اللہ کی یاد اور آخرت کے دن کی طرف متوجہ کرے اور اس سے دلوں میں رقت، دنیا سے بے رغبتی اور آخرت سے لگاؤ پیدا ہو۔

2- وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ

یہ قرآن دلوں کی بیماریوں مثلاً شرک اور کفر کا عقیدہ، حسد، بغض، خود غرضی، بخل، لالچ وغیرہ کے لیے شفا کا کام دیتا ہے۔

جو شخص قرآن پڑھتا اور اس پر عمل کرتا ہے یہ بیماریاں اس کے دل سے دور ہو جاتی ہیں۔

3- وَهُدًى

قرآن انسان کی زندگی کے تمام شعبوں میں اس کی پوری راہ نمائی کرتا ہے۔
وہ ہر فرد کے الگ الگ حقوق متعین کرتا ہے اور ایسے قوانین بتلاتا ہے جس سے فرد، معاشرہ اور حکومت میں سے کسی کے حقوق مجروح بھی نہ ہوں اور کسی دوسرے پر زیادتی بھی نہ ہو۔

4- وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ

اس کی چوتھی صفت یہ ہے کہ جو شخص قرآن پر عمل پیرا ہوتا ہے یا جو معاشرہ یا حکومت اس کی اتباع کرتی ہے، اس پر اس دنیا میں بھی اللہ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اور آخرت میں بھی۔ [تفسیر دعوۃ القرآن]

قرآن میں شفا، ہدایت اور رحمت

"وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ"۔۔۔یعنی قرآن شک، منافقت، اختلاف اور مخالفت جیسی بیماریوں کے لیے شفا ہے،

"وَهُدًى"۔۔۔یعنی ان کے لیے راہ نمائی ہے جو اس کی پیروی کرتے ہیں،

"وَرَحْمَةٌ"۔۔۔یعنی نعمت ہے،

"لِلْمُؤْمِنِينَ"۔۔۔ اللہ نے رحمت کو مومنوں کے ساتھ اس لیے خاص کیا ہے کیونکہ وہی ایمان کے ساتھ فائدہ اٹھانے والے ہیں۔ (القرطبي:11/10)

قرآن ایمان والوں کے لیے شفاء اور رحمت اور ظالموں کے لیے باعث خسارہ

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا (الاسراء:82)

اور ہم قرآن میں جو کچھ نازل کرتے ہیں وہ مومنوں کے لئے تو شفا اور رحمت ہے مگر یہ ظالموں کے خسارہ میں ہی اضافہ کرتا ہے

مجاہد اور قتادہ کہتے ہیں: جو بھی قرآن کے ساتھ مجلس اختیار کرتا ہے تو جب وہ اٹھ کر جاتا ہے تو یا وہ اضافے کے ساتھ اٹھتا ہے یا کمی کے ساتھ اٹھتا ہے۔

یہ اللہ کا وہ فیصلہ ہے جو اس نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ ایمان والوں کے لیے سراسر شفا اور رحمت ہے اور وہ ظالموں کو خسارے کے سوا کسی چیز میں زیادہ نہیں کرتا۔[اللباب فی علوم الکتاب]

قرآن مومن کے لیے شفا اور ہدایت اور غیر مومن کے لیے بوجھ

قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى (فصلت44:)

کہہ دیجیے یہ (قرآن) ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے ہدایت اور شفا ہے اور وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں بوجھ ہے اور یہ ان کے حق میں اندھا ہونے کا باعث ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ..

1۔ قرآن میں نصیحت

یعنی قرآن میں ایسی چیز ہے کہ جو اس کو پڑھتا ہے اور اس کے معنی کو پہچان لیتا ہے وہ اس کے ساتھ نصیحت حاصل کرلیتا ہے۔

وعظ سے مراد انجام کو یاد کروانا ہے، چاہے وہ رغبت دلانے کی صورت میں ہو یا ڈرانے کی صورت میں ہو،

اور واعظ ڈاکٹر کی طرح ہوتا ہے وہ مریض کو ایسی چیز سے منع کرتا ہے جو اس کے لیے نقصان دہ ہوتی ہے۔[تفسیر الشوکانی]

قرآن کا فواحش و منکرات سے منع کرنا

اللہ تعالی کا قرآن کو "الذِّكرَ" کہنا

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (الحجر:9)

بے شک ہم نے ہی یہ نصیحت نازل کی ہے اور بے شک
ہم اس کی ضرور حفاظت کرنے والے ہیں۔

قرآن نصیحت کے لیے آسان

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ

[القمر:17]

اور بلا شبہ یقینا ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کر
دیا، تو کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں قرآن کا نصیحت کے لیے آسان ہونا ،
یہ آسانی کی کئی اقسام پر مشتمل ہے:
پہلی: اس کے الفاظ کو حفظ کرنے کے لیے آسان بنانا۔
دوسری: اس کے معنی کو فہم حاصل کرنے کے لیے آسان بنانا۔
تیسری: اس کے اوامر او منہیات پر عمل کرنے کے لیے آسان
بنانا۔[ابن القیم/الصواعق المرسلۃ]

تمام جہان والوں کے لیے نصیحت

وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ (القلم:52)

حالانکہ وہ تمام جہانوں کے لیے
نصیحت کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔

عقل والوں کے لیے نصیحت

كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ [ص:29]

جو کتاب ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے بڑی برکت
والی ہے تاکہ لوگ اس کی آیات میں غوروفکر کریں اور اہل
عقل اس سے سبق حاصل کریں

قرآن زندہ دل انسان کے لیے نصیحت

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُبِينٌ () لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا ۔۔۔۔ (یس:70-69)

وہ تو سراسر نصیحت اور واضح قرآن کے سوا
کچھ نہیں۔تاکہ اسے ڈرائے جو زندہ ہو۔

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: لوگوں کی تین قسمیں ہیں:

1۔ ایک: وہ شخص جس کا دل مرچکا ہے، یہ وہ شخص ہے کہ اس کا کوئی دل ہی نہیں ہے، اس آدمی کے حق میں آیت نصیحت نہیں بنتی۔

2۔ دوسرا: وہ شخص جس کا دل زندہ اور اہلیت رکھنے والا ہوتا ہے لیکن وہ تلاوت والی آیات کو کان لگا کر نہیں سنتا، جن کے ذریعہ اللہ ان نشانیوں کے بارے میں خبر دے رہے ہیں جو دکھائی دینے والی ہیں،

یا تو وہ آیات اس تک پہنچی نہیں یا یہ کہ اس تک پہنچی ہیں لیکن اس کا دل ان آیات سے ہٹ کر کسی اور چیز میں مشغول تھا اور اس کا دل غیر حاضر ہے۔

اسے بھی نصیحت حاصل نہیں ہوتی حالانکہ اس میں اہلیت ہے اور اس کا دل موجود ہے۔

3۔ تیسرا: وہ آدمی ہے جس کا دل بھی زندہ ہے اور وہ اہلیت بھی رکھتا ہے، جب اس پر آیات کی تلاوت کی جاتی ہے، تو وہ اپنا کان لگاتا ہے اور اپنے کانوں کو اس کی طرف ڈال دیتا ہے اور اپنے دل کو حاضر کرتا ہے اور جو کچھ وہ سن رہا ہے اس کے فہم کے علاوہ وہ اپنے دل کو کہیں اور مشغول نہیں کرتا،

اس کا دل بھی حاضر ہے اور یہ کان بھی لگائے ہوئے ہے۔

اس قسم کے لوگ وہ ہیں جو ان آیات سے بھی فائدہ حاصل کرتے ہیں جو تلاوت کی جاتی ہیں اور ان آیات سے بھی فائدہ حاصل کرتے ہیں جو مشاہدے سے تعلق رکھتی ہیں جیسے پہاڑ، آسمان، زمین وغیرہ۔

[مدارج السالکین]

اہل علم کا قرآن سے فائدہ اٹھانا

وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ

(العنکبوت:43)

اور یہ مثالیں ہیں جو ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں اور
انھیں صرف جاننے والے ہی سمجھتے ہیں

قرآن سے نصیحت حاصل کرنے کی دو شرائط

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جو کوئی بھی راہ نمائی حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ قرآن میں غوروفکر اور تدبر کرے

ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا: جو کوئی بھی راہ نمائی حاصل کرنے کے لیے قرآن میں تدبر کرتا ہے تو حق کا راستہ اس پر واضح ہو جاتا ہے۔

اس کی دو شرائط ہیں، تدبر اور ہدایت کی تلاش ہو

کیونکہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو تدبر تو کرتے ہیں لیکن ان کا مقصد ہدایت حاصل کرنا نہیں ہوتا بلکہ وہ صرف محض قرآن کے معانی جاننا چاہتے ہیں پس وہ اس سے ہدایت حاصل کرنا نہیں چاہتے اور اسے اپنے لیے مشعل راہ نہیں بنانا چاہتے کہ جس کی روشنی میں سیدھے راستے پر چلیں۔

تو جب آپ قرآن میں غور کریں اور اس سے ہدایت حاصل کرنا چاہتے ہوں اور قرآن کو اپنے لیے مشعل راہ بھی بنانا چاہتے ہیں جس پر آپ چلتے رہیں تو وہ مشعل راہ آپ کے لیے حق کے راستے کو واضح کر دیتی ہے۔ (الکافیة الشافیة في الانتصار للفرقة الناجیة - للإمام ابن القیم، شرح العلامة محمد بن صالح العثیمین)

قرآن کی نصیحت کے انداز

خوش خبری دینا اور ڈرانا

قرآن کا اسلوب استفہام

أَفَلَا تَعۡقِلُونَ (البقرۃ 44) اللہ تعالی فرماتے ہیں: تو کیا تم سمجھتے نہیں؟

أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ (الأنعام 50) اللہ تعالی فرماتے ہیں: تو کیا تم غور نہیں کرتے؟

أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ (الأنعام 80) اللہ تعالی فرماتے ہیں: تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟

واقعات کے ذریعے نصیحت

وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ وَجَاءَكَ فِي هَذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ (هود:120)

اور ہم رسولوں کی خبروں میں سے ہر وہ چیز تجھ سے بیان کرتے ہیں جس کے ساتھ ہم تیرے دل کو ثابت رکھتے ہیں اور تیرے پاس ان میں حق اور مومنوں کے لیے نصیحت اور یاددہانی آئی ہے

اولین و آخرین کی خبر

عبد اللہ (بن مسعود) روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جو شخص علم حاصل کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ قرآن میں غور و فکر کرے اس لیے کہ اس میں پہلے اور پچھلے تمام علوم موجود ہیں۔ (المعجم الکبیر للطبرانی:8666)

وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ

2۔ قرآن میں شفا

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:-

قرآن سینے کی بیماریوں کے لئے شفا ہے۔

اور یہ ان وسوسوں، خیالات اور فاسد ارادوں کو ختم کردینے والا ہے جو شیطان دل میں ڈالتا ہے۔ [إغاثة اللهفان (1 / 157)].

سینے کو خاص کرنے کی وجہ

"وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ"۔۔۔میں خاص طور پر سینے کا ذکر کیا گیا ہے کیونکہ یہ دل اور دیگر اعضاء کا مقام ہے۔

اور دل کے وہاں موجود ہونے کی وجہ سے یہ انسان کی سب سے عظیم جگہ ہے۔ [الدرر السنية]

دل کی لا علاج بیماریوں کی شفا

اور مقصد یہ ہے کہ یہ دلوں کے لیے شفا ہے

اور یہ دلوں کی بیماریاں ہی ہیں جو کہ لا علاج اور بہت شدید تباہ کن ہوتی ہیں،

دل کی دو قسمیں

اس کی وجہ یہ ہے کہ دل علوم اور نظریات اور اخلاق کا ستون ہوتے ہیں اور ان کی دو اقسام ہوتی ہیں:

ایک: وہ دل جو ایمان سے آباد ہوتے ہیں علم اور ہدایت کے نور سے بھرے ہوتے ہیں اور یہ دل زندہ ہوتے ہیں،

دوسرے: وہ دل جو ایمان سے خالی ہوتے ہیں اور وحی کے علوم سے خالی ہوتے ہیں پس یہ مردہ دل ہیں،

اور دل کے مردہ ہونے کے دو اسباب ہیں:

جہالت،

اور تکبر،

جہالت دل اور ایمان اور نور کے درمیان رکاوٹ بن جاتی ہے

قرآن جہالت کو ختم کرنے کا ذریعہ
تو جب جہالت ختم کردی جائے تو دل ایمان کے ساتھ لہلہانے لگتے ہیں اور قرآن سے منور ہوجاتے ہیں

اور اکثر کافروں کے دل کی یہ صورتحال ہے (کہ ان جہالت ان کے دل اور ایمان ونور کے درمیان رکاوٹ بن چکی ہے) اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں فرمایا: بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ الْحَقَّ فَهُم مُّعْرِضُونَ (الأنبياء:24) بلکہ ان کے اکثر حق کو نہیں جانتے، سو وہ منہ پھیرنے والے ہیں

قرآن میں تین طرح سے شفا

شفا کے تین معنی ہیں:

پہلا: یہ گمراہی سے شفا ہے کیونکہ اس میں ہدایت ہے،

دوسرا: یہ بیماری سے شفا ہے کیونکہ اس میں برکت ہے،

تیسرا: یہ فرائض واحکام کو معلوم کرنے کے بارے میں شفا ہے کیونکہ اس میں ہر چیز کی وضاحت ہے۔ [النکت والعیون]

شک، تکبر، حسد، نفاق، بغض، ھم و غم جیسی بیماریوں کے لیے شفا

إنه شفاء لما في الصدور

یہ دلوں کی شک کی بیماری کے لیے اور حق کے انکار اور حق سے تکبر کرنے اور مخلوق پر تکبر کرنے کی بیماری کے لیے شفا ہے۔

کیونکہ یہ سینوں میں موجود ریاکاری، نفاق، حسد، کینہ، بغض اور مومنوں کے لیے عداوت کی بیماریوں کی شفا ہے۔

اور یہ سینے کی بیماریوں جیسا کہ پریشانی، غم اور بے قراری کے لیے بھی شفا ہے۔ [الضیاء اللامع لابن العثیمین]

دلوں کے لیے قرآن سے بڑھ کر زیادہ تاثیر والی شفا اور کوئی نہیں ہے۔
اور کوئی وعظ قرآن کے وعظ سے زیادہ موثر نہیں ہے۔
اور کوئی نصیحت اس کی نصیحت سے زیادہ قوی نہیں ہے۔

اور جو قرآن کے بغیر کسی اور سے اکتفا کرتا ہے وہ گمراہ ہوجاتا ہے اور جو قرآن سے نصیحت حاصل نہ کرے تو اس کے لیے کوئی اور نصیحت کرنے والا نہیں ہوسکتا۔[من اوصاف القرآن]

قرآن روحانی بیماریوں کے ساتھ ساتھ جسمانی بیماریوں کے لیے بھی شفا کا باعث
قرآن جسمانی بیماریوں کے لیے بھی ویسے ہی شفا ہے جیساکہ دل کی بیماریوں کے لیے شفاہے۔[تفسیر الالوسی]

قرآن میں ہر بیماری کا علاج موجود ہے

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:دلوں اور جسموں کی بیماریوں میں سے کوئی بیماری ایسی نہیں ہے جس کا علاج اور اس کے سبب کی طرف راہ نمائی کا ذریعہ قرآن میں موجود نہ ہو۔(زاد المعاد:٤/٣٥٢)

قرآن کے ہر حرف میں شفا

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ...(الاسراء:82)اور ہم قرآن میں ہم جو کچھ بھی نازل کرتے ہیں وہ مومنوں کے لئے تو شفا ہے۔

اس کا معنی ہے کہ ہم نے قرآن کو بطور شفا نازل کیا ہے کیونکہ اس میں موجود ہر حرف شفا دیتا ہے،اور قرآن سے شفا حاصل کرنا صرف اس کے بعض حصے کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔

[تفسیر القرطبی]

کسی بھی قسم کی بیماری رب کے کلام کا مقابلہ نہیں کرسکتی

یہ وہ کلام ہے کہ اگر پہاڑوں پرنازل ہوجاتا تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتے اور اگر زمین پر نازل ہوجاتا تو اس کو بھی ریزہ ریزہ کردیتا۔

مکمل یقین سے ہی قرآن سے شفا حاصل ہونا

ہر ایک اس سے شفا حاصل کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا اور نہ ہی ہر ایک کو اس سے شفا حاصل کرنے کی توفیق دی جاتی ہے۔

پس جو کوئی سچائی، ایمان اور مکمل قبولیت، مضبوط عقیدے اور تمام شرائط کو پورا کرتے ہوئے اپنی بیماری کے لیے اچھے طریقے سے اس کے ذریعے علاج کرتا ہے تو کوئی بھی بیماری اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔[اسلام ویب]

قرآن کے علاوہ کسی دوسرے کلام میں شفا نہیں

ابونصر رملی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ ہم مکہ میں فضیل بن عیاض رحمہ اللہ تعالی کے پاس آئے ہم نے انہیں درخواست کی کہ ہمیں علم لکھوائیں، تو انہوں نے کہا کہ تم نے اللہ کی کتاب کو ضائع کردیا اور تم فضیل اور سفیان بن عیینہ کے کلام کو طلب کرتے ہو؟

پس اگر تم خود کو اللہ تعالی کی کتاب کے لیے فارغ کرلیتے تو جو کچھ تم چاہتے ہو تم اس قرآن میں اس کی شفا پالیتے۔[من اوصاف القرآن]

جو قرآن سے شفا حاصل نہیں کرتا وہ ہمیشہ بیمار رہتا ہے

ابن الجوزی کہتے ہیں جو اللہ کی کتاب سے شفا طلب نہیں کرتا وہ ہمیشہ بیمار ہی رہتا ہے۔

[التذکرۃ]

قرآن سے شفا حاصل نہ کرنا قرآن کو چھوڑ دینے ہی میں سے ہے

قرآن بہترین رقیہ

قرآن کے ساتھ دم کرنے میں نظر بد اور جادو اور جنوں کے چمٹنے اور اس کے علاوہ باقی تمام جسمانی بیماریوں کی بہت بڑی شفا ہے،

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ایک مرتبہ) ان کے پاس تشریف لائے تو (دیکھا) کہ ایک عورت عائشہ رضی اللہ عنہا کا علاج کر رہی ہے یا ان کو دم کر رہی ہے

توآپ ﷺ نے فرمایا: کتاب اللہ (یعنی قرآن) کے ساتھ اس کا علاج کرو۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار پڑتے تو اپنے اوپر معوذات (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) پڑھ کر پھونک لیا کرتے تھے اور اپنے (جسم) پر اپنے ہاتھ پھیر لیا کرتے تھے،

پھر جب وہ مرض آپ کو لاحق ہوا جس میں آپ کی وفات ہوئی تو میں وہی معوذات جن سے آپ ﷺ دم کیا کرتے تھے، وہ پڑھ کر آپ پر دم کیا کرتی تھی اور میں نبی ﷺ کے ہاتھ کو آپ (کے جسم) پر پھیر دیتی تھی۔

[صحیح البخاری:4439]

سورۃ الفاتحہ میں شفا

إِيَّاكَ	نَعْبُدُ	وَ	إِيَّاكَ	نَسْتَعِينُ
صرف تیری ہی	ہم عبادت کرتے ہیں	اور	صرف تیری ہی	ہم مدد چاہتے ہیں

سورۃ البقرہ میں شفا

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سورۃ البقرہ پڑھا کرو کیونکہ اس کا پڑھنا باعث برکت ہے اور اس کا چھوڑنا باعث حسرت ہے اور جادوگر اس کو حاصل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ [صحیح مسلم:1910]

3۔ قرآن ہدایت ہے

وَهُدًى

قرآن کتاب ہدایت

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيَ أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْـهُدَى وَالْفُرْقَانِ...(البقرۃ:185)

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا، جو لوگوں کے لیے سراسر ہدایت ہے اور ہدایت کی اور (حق و باطل میں) فرق کرنے کی واضح دلیلیں ہیں۔

سب سے درست راہ کی طرف راہ نمائی کرنے والی کتاب

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا [الاسراء:9]

بلاشبہ یہ قرآن اس (راستے) کی ہدایت دیتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور ان ایمان والوں کو جو نیک اعمال کرتے ہیں، بشارت دیتا ہے کہ بے شک ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔

سلامتی کی راہیں دکھانے والی کتاب

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ () يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ...(المائدۃ:1615-)

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک روشنی اور واضح کتاب آئی ہے۔جس کے ساتھ اللہ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے پیچھے چلیں، سلامتی کے راستوں کی ہدایت دیتا ہے۔

زندگی کے ہر معاملے کی طرف راہ نمائی دینے والی کتاب

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ (النحل: 89)

اور ہم نے تجھ پر یہ کتاب نازل کی، اس حال میں کہ ہر چیز کا واضح بیان ہے اور فرماں برداروں کے لیے ہدایت اور رحمت اور خوش خبری ہے۔

قرآن میں ہدایت اور نور

زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگاہ رہو اے لوگو! میں ایک انسان ہوں، قریب ہے کہ میرے رب کا بھیجا ہوا میرے پاس آئے تو میں اسے قبول کروں اور میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے، جس میں ہدایت اور نور ہے تو تم اللہ کی کتاب کو پکڑے رکھو اور اس کے ساتھ مضبوطی سے جڑے رہو اور آپ نے اللہ کی کتاب پر بہت زور دیا اور اس کی خوب رغبت دلائی،

پھر آپ نے فرمایا (دوسری چیز) میرے اہل بیت ہیں، میں تم لوگوں کو اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں، میں تم لوگوں کو اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں، میں تم لوگوں کو اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔ [صحیح مسلم:6378]

قرآن کی تعلیم کی بدولت روشنی اور فرقان ملنا

رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ

(الطلاق:11)

ایک ایسا رسول جو تمہیں اللہ کی واضح آیات پڑھ کر سناتا ہے تاکہ ایمان لانے والوں، اورنیک عمل کرنے والوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لائے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا (النور:174)

اے لوگو ! بلاشبہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل آئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف ایک واضح نور نازل کیا ہے۔

قرآن کی بدولت حکمت و دانائی ملنا

کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں قرآن کو لازم پکڑلو کیونکہ وہ عقل کی تیزی ، حکمت کی روشنی اور علم کا سرچشمہ ہے اور رحمٰن کی طرف سے نازل ہونے والی کتابوں میں سب سے نئی کتاب ہے اللہ نے تورات میں یہ بات فرمائی ہے اے محمدؐ! میں تم پر جدید تورات نازل کروں گا جو نابینا آنکھوں، بہرے کانوں اور غفلت میں پڑے ہوئے دلوں کو کھول دے گی۔ [سنن الدارمي:3390]

گناہوں سے بچانے کا ذریعہ

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کہتے ہیں جب انسان قرآن پڑھے ، اور اس میں غوروفکر کرے تو یہ ان قوی اسباب میں سے ایک سبب ہے جو انسان کو نافرمانیوں یا ان میں سے بعض سے روک لینے والا ہے۔

[مجموع فتاوی ابن تیمیة]

قرآن کو ہدایت کی غرض سے پڑھنے کی اہمیت

قرآن کے نزول کا مقصد

كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ [ص:29]

جو کتاب ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے بڑی برکت والی ہے تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور و فکر کریں اور اہل عقل اس سے سبق حاصل کریں۔

حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: قرآن اس لیے نازل کیا گیا تاکہ اس پر غور و فکر کیا جائے اور اس پر عمل کیا جائے، لیکن لوگوں نے محض اس کی تلاوت کو اپنا عمل بنا لیا ہے

نزول قرآن کا مقصد صرف تلاوت کرنا نہیں

ابن قیم کہتے ہیں کہ جہاں تک قرآن میں غور و فکر کرنے کا سوال ہے تو اس سے مراد ہے کہ دل کی نگاہوں کو اس کے معنی کے اوپر خوب گاڑ دینا اور اس کے تدبر اور اس کے سمجھنے میں اپنی تمام فکر کو یکجا کر لینا اور قرآن کے نازل ہونے کا یہی مقصد ہے، محض تلاوت مقصد نہیں ہے جو فہم اور تدبر کے بغیر ہو۔ [مدارج السالکین]

اللہ تعالی کا قرآن میں تدبر کرنے کا حکم دینا

قرآن پر تدبر سے ہی ہدایت ملنا

ابن تیمیہ کہتے ہیں: جو ہدایت کی غرض سے قرآن میں تدبر کرتا ہے، اس کے لئے حق کا راستہ واضح ہو جاتا ہے

تدبر نہ کرنے والوں کی مذمت

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا (محمد:24)

تو کیا وہ قرآن میں غور نہیں کرتے، یا ان کے دلوں

پر قفل پڑے ہوئے ہیں؟

قرآن کی محض تلاوت کرنے اور اس پر عمل نہ کرنے والے کی سزا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں معراج کی رات ایسے لوگوں پر گیا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جارہے ہیں جب بھی وہ کاٹے جاتے تھے وہ مکمل ہو جاتے تھے، میں نے پوچھا کہ اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا کہ یہ آپ کی امت کے وہ خطباء ہیں جو اس چیز کو کہتے تھے جس کو خود نہیں کرتے تھے۔

اور جو کتاب اللہ کو پڑھتے تھے لیکن اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔

[صحیح الجامع الصغیر:129]

قرآن سے منہ موڑنے والوں کی سزا

يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ تُتْلَى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (الجاثیہ:8)

جو اللہ کی آیات سنتا ہے، جبکہ اس کے سامنے پڑھی جاتی ہیں، پھر وہ تکبر کرتے ہوئے اڑا رہتا ہے، گویا اس نے وہ نہیں سنیں، سو اسے دردناک عذاب کی بشارت دے دو۔

قیامت کے دن رسوائی کا سبب

قرآن سے غفلت برتنے والے کے لیے سزا

نبی ﷺ نے خواب بیان کرتے ہوئے فرمایا: جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا وہ قرآن کا حافظ تھا مگر وہ اس (قرآن) سے غافل ہو گیا اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جایا کرتا تھا

[صحیح البخاری:1143]

وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ (57)

4۔ قرآن رحمت ہے

رحمت " سے مراد وہ بھلائی، احسان اور دنیاوی و اخروی ثواب ہے جو ہدایت یافتہ انسان کو حاصل ہوتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ہدایت جلیل ترین وسیلہ اور رحمت کامل ترین مقصود و مطلوب ہے۔ اس کی طرف صرف اہل ایمان ہی کو راہ نمائی حاصل ہوتی ہے اور اہل ایمان ہی رحمت سے نوازے جاتے ہیں۔ [تفسیر السعدی]

صرف ایمان والوں کے لیے رحمت

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے مومنوں کے لیے رحمت بنایا ہے اور ان لوگوں کے لیے رحمت نہیں بنایا جو اس کا انکار کرتے ہیں،

جو اس کا انکار کرتا ہے یہ قرآن اس کے لیے اندھے پن کا سبب ہے، اور اس کے ساتھ کفر کرنے کی سزا یہ ہے کہ وہ آخرت میں بھڑکتی ہوئی آگ میں ہمیشہ رہے گا۔ [الدرر السنیۃ]

کتاب کو تھامنے والوں کا اللہ کی رحمت میں داخل ہونا

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُم بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا () فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ

وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا (النساء:175-174)

اے لوگو ! بلاشبہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل آئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف ایک واضح نور نازل کیا ہے۔ پھر جو لوگ تو اللہ پر ایمان لائے اور اسے مضبوطی سے تھام لیا تو عنقریب وہ انھیں اپنی خاص رحمت اور فضل میں داخل کرے گا اور انھیں اپنی طرف سیدھے راستے کی ہدایت دے گا۔

قرآن سے اللہ کی رحمت ملنا

تلاوت قرآن کی وجہ سے رحمت کا گھروں کو ڈھانپ لینا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے اور اس کی تعلیم میں مصروف ہوتے ہیں ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ ان کا ذکر اپنے پاس موجود فرشتوں میں کرتے ہیں

[صحیح مسلم:7028]

اللہ کی رحمت کی بدولت گھروں سے
شیاطین کا بھاگ جانا

قرآن کی بدولت جان و مال اور
اولاد میں برکت ملنا

رفعت و بلندی ملنا

دنیا میں بھی عزت ملنا

دنیا و آخرت میں نجات ملنا

بے پناہ اجر ملنا

قرآن کی بدولت مطلوبہ چیز کا حصول آسان ہو جانا

امام ابراہیم مقدسی اپنے شاگرد عباس بن عبدالدایم رحمہم اللہ کو وصیت کرتے تھے کہ قرآن کی کثرت سے تلاوت کرو اور اسے ترک نہ کرو، تو تم جو طلب کرنا چاہتے ہو وہ تمہارے لیے اتنا ہی آسان ہوجائے گا جتنی تم قراءت کرو گے۔

[ذیل طبقات الحنابلة]

قرآن قبر کے عذاب سے حفاظت کا ذریعہ

قیامت کے دن قرآن کا انسان کی شکل میں آنا

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: قیامت کے دن قرآن ایسے مرد کی شکل میں آئے گا جس کا رنگ اڑا ہوا ہو گا اور (اپنے پڑھنے والے سے) کہے گا: میں وہی ہوں جس نے تجھے رات کو بیدار رکھا اور دن میں تجھے پیاسا رکھا۔ [سنن ابن ماجۃ: 3781]

قیامت کے دن قرآن کا سفارشی بن کر آنا

بندے پر سایہ کرنا

قیامت کے دن گواہی دینے والا

قاری قرآن کے لیے عزت کا تاج اور اللہ کی رضامندی

والدین کے سر پر نور کا تاج پہنانے کا باعث

قرآن پڑھنے والوں کا جنت میں مقام

دعا

اللہ سے ہدایت و رحمت مانگنا

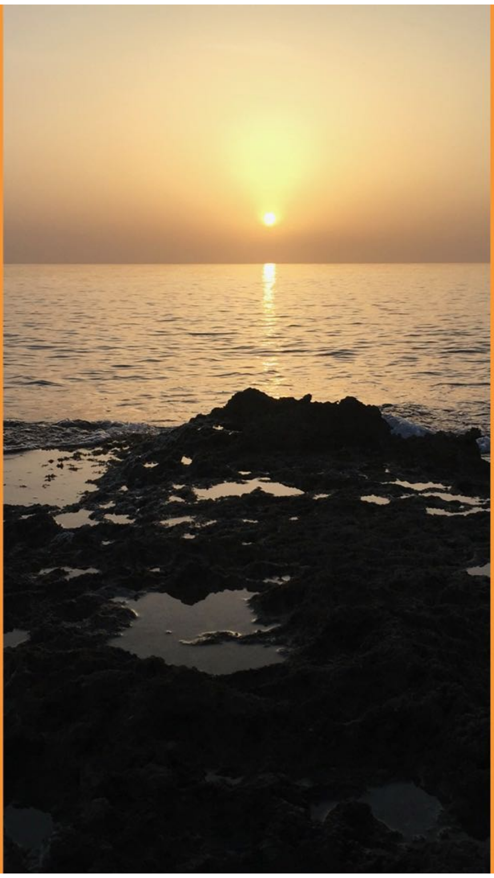

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ
لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ

اے ہمارے رب! جب تو نے ہمیں ہدایت دے دی ہے تو ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر ، بے شک تو بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے

© Alhuda International 2020

دعا

اللہ سے دعا مانگنا کہ قرآن کو میرے سینے کی بہار اور غموں کو دور کرنے کا ذریعہ بنا دے

اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي وَنُورَ صَدْرِي وَجِلَاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَمِّي [السلسلة الصحيحة: 199]

اے اللہ ! میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندے کا بیٹا اور تیری باندی کا بیٹا، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، میری ذات پر تیرا حکم ہی چلتا ہے، میری ذات کے متعلق تیرا فیصلہ عدل وانصاف والا ہے، میں تجھے تیرے ہر اس نام کا واسطہ دے کر کہتا ہوں، جو تو نے اپنے لیے خود تجویز کیا، یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو وہ نام سکھایا، یا اسے اپنی کتاب میں نازل فرمایا، یا اپنے پاس علم غیب میں ہی اسے محفوظ رکھا کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار، سینے کا نور، غم میں روشنی اور پریشانی کی دوری کا ذریعہ بنادے۔

✓ کرنے کے کام

- ✓ قرآن سے زیادہ سے زیادہ تعلق جوڑیں
- ✓ اللہ کے خاص لوگ بنیں
- ✓ قرآن سنتے وقت دل ، سوچ اور عقل کو حاضر رکھیں
- ✓ قرآن کو عبرت و نصیحت کے لیے پڑھیں
- ✓ اکیلے بیٹھ کر قرآن کے ساتھ وقت گزاریں اور اس پر غور و فکر کریں
- ✓ مل کر قرآن پڑھیں
- ✓ قرآن کو عمل کرنے کے لیے سیکھیں

- ✓ قرآن کے حروف کے ساتھ ساتھ اس کی حدود کا خیال رکھیں
- ✓ اپنے عمل سے قرآن کی تصدیق کریں
- ✓ جتنا بھی علم حاصل ہو جائے اس کو آگے پہنچائیں
- ✓ قرآن پڑھنے کے باوجود سنگ دل لوگ نہ بنیں

سلف صالحین کا عمل کے لیے قرآن سیکھنا

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ہم میں سے کوئی آدمی جب دس آیات سیکھ لیتا تو اس سے آگے نہ بڑھتا یہاں تک کہ ان کے معنی کو معلوم کرلیتا اور اس پر عمل کرنا بھی سیکھ لیتا۔

[مفهوم التدبر في ضوء القرآن والسنة وأقوال السلف وأحوالهم]

اللہ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے

آمین